

## 100148- مسلمان لڑکی یسائی لڑکے سے محبت کرتی اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے

سوال

میں ہیں سالہ مسلمان لڑکی ہوں اور ایک یسائی شخص سے محبت کرتی ہوں جو عربی نہیں جانتا۔ اگر مجھے اپنے دین کا کوئی خدا شہ نہ ہو اور مجھے یقین ہے کہ وہ میرے اسلام پر کوئی اثر انداز نہیں ہو گا تو کیا میرے لیے اس یسائی شخص سے شادی کرنا جائز ہے؟ اور اگر جواب نفی میں ہو تو میں شخص کو اسلام کی دعوت کس طرح دوں، اور کیا آپ کے ہاں کوئی دعوت دین دینے کے لیے کیمیٰ ہے جو اس شخص کو دین اسلام کی دعوت دے تاکہ میں اسے بتاؤں کہ وہ اس کیمیٰ میں شامل ہو جائے اور آپ سے رابطہ کرے؟

پسندیدہ جواب

مسلمانوں کا اجماع واتفاق ہے کہ کسی بھی مسلمان عورت کے لیے کسی کافر چاہے وہ یہودی ہو یا یسائی یا کسی اور کفریہ دین سے تعلق رکھتا ہو شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[اور شرک کرنے والے مردوں کے زناج میں اپنی عورتیں مت دو حتیٰ کہ ایمان لے آئیں، ایماندار غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گو مشرک تمیں اچھا ہی کیوں نہ لگے، یہ لوگ آگل کی طرف بلارہبے ہیں، اور اللہ تعالیٰ جنت اور بخشش کی طرف بلا تابے، اور اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں [ابقرۃ (221)].

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ اس طرح ہے :

[اگر تمیں علم ہو جائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو تم انہیں کافروں کی طرف واپس مت کرو، نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لیے حلال ہیں، اور نہ ہی وہ کافر مردان مومن عورتوں کے لیے حلال ہیں] [الممتحنة (10)].

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ کافر کسی مسلمان شخص کا وارث نہیں بن سکتا، اور نہ ہی کافر کسی مسلمان عورت سے شادی کر سکتا ہے" انتہی دیکھیں : الفتاوی الکبری (3/130).

اور اس لیے بھی کہ اسلام بند ہونے کے لیے آیا ہے، تنزلی کے لیے نہیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اسلام سب سے اوپر ہے، اور اس پر کوئی دین اوپر نہیں ہو سکتا"

اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صیح الجامع حدیث نمبر (2778) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور پھر مرد کو عورت پر برتری اور سرداری حاصل ہے، اس لیے کسی کافر کو کسی مسلمان عورت پر سرداری و برتری حاصل کرنا جائز نہیں، اور اس لیے بھی کہ دین اسلام دین حق ہے اور اس کے علاوہ باقی سب ادیان باطل ہیں.

اور پھر جب مسلمان عورت کسی کافر مرد سے شادی کرے اور اسے اس کا حکم معلوم ہو کہ کافر مرد سے شادی کرنا جائز نہیں تو وہ زانی عورت کہلائیں گی اس کی سزا زنا کی حد ہے، اور اگر وہ اس حکم سے جاہل ہے تو وہ معدوز ہو گی، اور فوری طور پر ان کے درمیان جدائی اور علیحدگی کرائی جائیں گی اور اس میں طلاق کی کوئی ضرورت بھی نہیں، کیونکہ نکاح ہی باطل تھا۔

اس بنا پر اس عورت پر واجب اور ضروری ہے جس کو اللہ نے دین اسلام کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کو ولی کو بھی چاہیے کہ وہ اس سے اجتناب کرے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حدود کو پامال مت کرے بلکہ ان پر عمل کرے، اور دین اسلام کو عزت سمجھے اور اسے عزیز جانے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[جو کوئی عزت چاہتا ہے تو اللہ کے لیے ہی ساری عزت ہے]۔

اور ہم اس عورت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس عیسائی مرد سے تعلق ختم کر دے، کیونکہ کسی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی شخص سے تعلق رکھے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (23349) کے جواب میں گزرنچا ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور اگر وہ ابھی خوشی و رضا کے ساتھ دین اسلام کو اختیار کر کے مسلمان ہو جائے تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ عورت کا ولی اس پر موافق ہو جم رکی نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے لیے ایسا شخص اختیار کرے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ : وہ دین اور اخلاق وال الہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عورت کے معاملات کو درست کرے، اور اسے رشد و ہدایت سے نوازے۔

مزید اہمیت کی خاطر سوال نمبر (83736) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔